سوال

(136)فاسق وفاجر خاوند سے خلع لینا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسماۃ ہند بنت بکر دوسال سے زید سے منکوحہ ہے جب سے نکاح ہوا ہے اپنی والدہ کے گھر بیٹھی ہے خاوند بالکل نہیں رکھتا۔ کہتا ہے میں ہرگز ہرگز نہیں رکھنا چاہتا چار دفعہ گھر سے نکال چکا ہے ہندہ کا والد وفات پاچکا ہے ماں زندہ ہے نان ونفقہ سے تنگ ہے خاوند زید نہ طلاق دیتا ہے نہ رکھتا ہے نیز خاوند زید بڑا شرابی فاسق فاجر علاقہ میں بدنام ہے۔ ہندہ اوراس کی ماں دونوں تنگ اور پریشان ہیں۔ بنا بریں ازروئے شرع ہندہ کو اس کے ظالم اور فاسق فاجر خاوند سے خلاصی کی کیا صورت ہے؟ بینو

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئولہ میں ہندہ کو ایکٹ انفساخ نکاح مسلم 1939 کی روسے نکاح کرانے کا حق حاصل ہے پس عدالت کی طرف رجوع کرے انفساخ نکاح کی ڈگری حاصل کرے اوراگر بذریعہ پنچائت نکاح فسخ کرانے میں زید کی طرف سے عدالتی کاروائی کرنے ہندہ اوراس کے اولیاء کو پریشان کرنے کا اندیشہ نہ ہوتو وہ پنچائت کے ذریعہ اپنا نکاح فسخ کرا سکتی ہے جس کی صورت ذیل میں درج ہے۔

زید پر شرعا فرض ہے کہ وہ ہندہ کو اپنے گھر آباد کرے اورنان نفقہ سے اس کی خبر گیری کرے اوراگر آباد کرنا نہیں چاہتا تو اس کو طلاق دے کر اپنے قید نکاح سے آزاد کردے ایسا نہیں ہوسکتا کہ نہ اس کو آباد کرے اوراس کے حقوق ادا کرے اورنہ اس کو طلاق دے بلکہ یونہی معلق چھوڑدے تو زید سخت گنہگار اور ظالم ہے ارشاد ہے: کردے فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ (سورۃ البقرہ:229) (وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ(سورۃ النساء:19) وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِتَعْتَدُوا وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ (سورۃ البقرہ:231) اور آں حضرت ﷺ فرماتے ہیں: لاضرار ولاضرار فی الاسلام

پنچائت کے ذریعہ نکاح فسخ کرانے کی صورت جو حنفیہ اورمالکیہ واہل حدیث سب کے نزدیک متفقہ ہے۔

ہندہ مذکورہ اپنا معاملہ جماعت مسلمین کے سامنے پیش کرے اس جماعت مسلمین کو جس میں ہندہ اپنا مقدمہ پیش کرے کم ازکم تین ایسے آدمیوں پر مشتمل ہونا چاہیے جو فاسق نہ ہو دین دار ہوں یعنی: تمام کبیرہ گناہوں سے مجتنب ہوں اور معمولی گناہوں پر مصر نہ ہوں اوراگر کبھی کوئی گناہ سرزد ہوجاتا ہو تو فوراتوبہ کرلیتے ہوں۔ باثر بارسوخ غیر جانب دار ہوں اوران میں سے ایک عالم دین بھی ہو اور بد قسمتی سے باثر لوگ دین دار نہ ہوں تو یہ تدبیر کرلی جائے کہ وہ باثر لوگ چند دین داروں کو اختیار دے دیں تاکہ شرعا فیصلہ کی نسبت دین دار جماعت کی طرف ہو باثر اور سربرآوردہ اشخاص کی شرکت وشمولیت اگرچہ ضروری نہیں مگر ان کے اثر سے کام میں سہولت ہوجاتی ہے۔ جس جماعت اورپنچائت کے سامنے یہ مقدمہ پیش

ہومعاملہ کی شرعی شہادت وغیرہ کے ذریعہ پوری تحقیق کرلے اگر عورت کا دعوی ثابت ہوکہ زید باوجود وسعت کے ہندہ کواپنے گھر آباد کرکے نان فقہ ونہیں دیتا واور فسق وفجور میں مبتلاہے تووہ زید سے کہے کہ اپنی عورت ہندہ کے حقوق اداکرو اوراس کے ساتھ شرعی قاعدہ کے مطابق گزران کرویا طلاق دے دواوراگر نہ تم اس کے حقوق اداکروگے اورنہ طلاق یاخلع دوگے توہم تفریق کردیں گے۔ اس کے بعد بھی یہ ظالم کسی صورت پر عمل نہ کرے توپنچائت کے لوگ متنفقہ طورپر فوراطلاق واقع کردیں اورکہہ دیں کہ ہم نے ہندہ کوتیرے نکاح سے الگ کردیا اس صورت میں کسی مدت کے انتظارو مہلت کی ضرورت نہیں قال فی مجموع الدردیر مانصہ : ان منعھا (المتعنت عن الانفاق) نفقہ الحال فلھا القیام فان لم یثبت عسرہ اتفق اوطلق وطلق علیہ قال محشیہ قولہ : والا طلق اَی طلق علیہ الحاکم من غیر تلوم الخ

پنچائت کے طلاق اورتفریق واقع کرنے کے بعد ہندہ عدت کے تین حیض گزار کربذریعہ ولی (بھائی یاچچاوغیرہ) جس سے چاہئے نکاح کرلے ہندوستان میں جن مسلمین (پنچائت) جس کے سپرد اس قسم کامعاملہ اورمقدمہ کیاجائے گا اسلامی حکومت میں قاضی شرعی حکم میں ہوگی جس کے فیصلے کا وہی درجہ ہوگا جوقاضی شرعی فیصلہ کے ہوتا ہے۔ مالکیہ کا یہی مذہب ہے اورحنفیہ کے نزدیک زوجہ متعنت کے بارے میں حنفیہ کا فتوی مالکی مذہب پر ہے۔ مکتوب

مجیب اول کاجواب صحیح ہے ایسی صورت میں فسق وفجور میں بھی زید واقع ہے اورحق زوجیت ونان ونفقہ بھی نہیں دیتا نہ آباد کرتا ہے اورنہ طلاق دیتا ہے اورنہ خلع پر راضی ہوتا ہے۔ تواس صورت پر سردار قوم جوشخص ہوبصورت سرپنچ اوردوپنچ ایک شوہر کی جانب سے اورایک عورت کی جانب سے مقرر ہوں جس کی زیارت ہواس کومجرم قرادے کراگر اصلاح نہ ہوسکے تویہ پنچ نکاح کوفسخ کردیں اورعوزرت کاعدت پوری کرنے پر کسی شخص صالح سے نکاح کردیاجائے اس امر پراس آیت کریمہ بطور اشارۃ النص کے ثبوت ہوتا عبداللہ فرماتے ہیں : وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا الایہ سورۃ نساء پارہ پانچ۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، أَنْ يَبْعَثُوا رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَهْلِ الرَّجُلِ، وَرَجُلًا مِثْلَهُ مِنْ أَهْلِ الْمَرْأَةِ، فَيَنْظُرَانِ أَيُّهُمَا الْمُسِيءُ، فَإِنْ كَانَ الرَّجُلُ هُوَ الْمُسِيءُ، حَجَبُوا عَنْهُ امْرَأَتَهُ وَقَصَرُوهُ عَلَى النَّفَقَةِ، وَإِنْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ هِيَ الْمُسِيئَةُ، قَصَرُوهَا عَلَى زَوْجِهَا وَمَنَعُوهَا النَّفَقَةَ فَإِنِ اجْتَمَعَ رَأْيُهُمَا عَلَى أَنْ يُفَرِّقَا أَوْ يَجْمَعَا، فَأَمْرُهُمَا جَائِزٌ فَإِنْ رَأَيَا أَنْ يَجْمَعَا، فَرَضِيَ أَحَدُ الزَّوْجَيْنِ وَكَرِهَ ذَلِكَ الْآخَرُ، ثُمَّ مَاتَ أَحَدُهُمَا، فَإِنَّ الَّذِي رَضِيَ يَرِثُ الَّذِي كَرِهَ وَلَا يَرِثُ الْكَارِهُ الرَّاضِيَ (تفسیر ابن کیثر) بہتر ہے حکومت وقت کی طرف رجوع کریں اور حکم فسخ کا اجازت نکاح کی حاصل کریں فقط واللہ اعلم وعلمہ

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب الطلاق

صفحہ نمبر 278

محدث فتویٰ